جمعہ | 15- اگست 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون 213029

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

CPL 61

جلد 4-82 نمبر 179 | جمعہ 11 ربیع الثانی - 1418ھ 15 ظہور 1376ھش 15 اگست 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ 15‘16‘17- اگست 1997ء بروز جمعہ ‘ہفتہ ‘اتوار منعقد ہو گا۔ خطبہ جمعہ 97-8-15 کو حسب معمول پاکستانی وقت کے مطابق پانچ بجے شام براہ راست جرمنی سے نشر ہو گا اور اختتامی خطاب 97-8-17 کو پاکستانی وقت کے مطابق شام سات بجے لائیو نشر ہو گا۔ (تفصیلی پروگرام صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں) (نظارت اشاعت)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہماری غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ لوگوں کو اس خدا کی طرف رہنمائی کریں جسے ہم نے خود دیکھا ہے۔ سنی سنائی بات اور قصہ کے رنگ میں ہم خدا کو دکھانا نہیں چاہتے بلکہ ہم اپنی ذات اور اپنے وجود کو پیش کر کے دنیا کو خدا تعالیٰ کا وجود منوانا چاہتے ہیں۔ یہ ایک سیدھی بات ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف جس قدر کوئی قدم اٹھاتا ہے خدا تعالیٰ اس سے زیادہ سرعت اور تیزی کے ساتھ اس کی طرف آتا ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب ایک معزز آدمی کا منظور نظر عزیز اور واجب التعظیم سمجھا جاتا ہے تو کیا خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والا اپنے اندر ان نشانات میں سے کچھ بھی حصہ نہ لے گا جو خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور بے انتہا طاقتوں کا نمونہ ہوں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 212)

جنّت و دوزخ انسان کے اپنے ہاتھ میں ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

لوگوں کا مال چھین لینے والے انسان سے تعلق رکھنے والا انسان کبھی خوش نہیں ہو سکتا۔ لیکن ایک (صاحب ایمان) کا معاملہ تو ایسے خدا کے ساتھ ہے جو رب العالمین ہے انسان تو انسان چھوٹے سے چھوٹے کیڑوں کے ساتھ اس کا معاملہ ہے کہ حمد ہی حمد اس کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ انسان جب ایک گھوڑے یا گدھے کے ساتھ خدا کے معاملے پر غور کرتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی۔ ذلیل سے ذلیل۔ حقیر سے حقیر چیز خدا کی شفقت اور احسان کے نیچے ہے۔ اکثر انسانوں کی حرص کو دیکھ کر مجھے خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ جو غلہ پیدا ہوتا ہے اگر سب کا سب غلہ ہی پیدا ہوتا تو انسان تمام کو اپنے گھر میں ڈال لیتا۔ اور بیل کو چرنے کے لئے جنگل میں ہانک دیتا اور اس کو ذرا بھی نہ دیتا لیکن اسے تو رب العالمین نے پیدا کیا تھا۔ انسان کے لئے دانہ اور جانوروں کے لئے توڑی نکال دی۔ اب اگر انسان اسے محروم کرنا چاہے بھی تو محروم نہیں کر سکتا۔ بہرحال اسے دینا ہی پڑے گا۔ ہر چیز میں یہی حال ہے۔ چیونٹی کو کیسا علم عطا کیا ہے۔ کیسا تمدن دیا ہے بے نظیر تمدن ہے۔ انسان میں بھی وہ نہیں پایا جاتا۔ یہ اس میں فطرتی ہے اور انسان کے اپنے اختیار میں چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس تمدن کے لئے چیونٹی قابل ستائش نہیں لیکن خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا پتہ چلتا ہے اگر ایک چیونٹی کو ایک دانہ ملتا ہے تو وہ خود نہیں کھائے گی وہ قوم کے خزانے میں داخل کر دے گی وہاں سے پھر جب کھائے گی تو سب اکٹھی کھائیں گی۔ پھر خواہ کوئی زیادہ کھائے یا کم۔ اور لانے کے لئے یہ نہیں کہیں گی کہ فلاں زیادہ لائی ہے اور فلاں کم۔ کیونکہ ہر ایک نے دیانت سے کام کیا اس لئے ہر ایک کا حق ہے۔ جتنا کھا سکے کھائے یہی تمدن ہے۔ جس نے انہیں بچایا ہوا ہے کیونکہ وہ بہت کمزور جانور ہے۔ بہت سے کیڑے تمدن سے قائم ہیں ان میں انسانوں کی طرح ایک مدنیت ہے اور وہ ان میں فطرتاً پیدا کی گئی ہے۔ شہد کی مکھیوں اور بھڑوں میں اور بہت سے جانور اسی قسم کے ہیں کہ ان میں اور اور ذرائع مقرر ہیں۔ مگر ہر ایک کی پرورش کے لئے سلسلہ اور انتظام پیدا کیا ہے۔ غرض حقیر حقیر چیزوں کو دیکھ کر (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) منہ سے نکلتا ہے۔ حقیر سے حقیر چیز کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان کے نیچے لیا ہوا ہے ایسے خدا پر ایمان لانے والا کب خیال کر سکتا ہے کہ میرے ساتھ ظلم کیا جا رہا ہے کیونکہ وہ ہر حالت میں یقین رکھتا ہے کہ میرے ساتھ بہت اچھا معاملہ ہو رہا ہے۔ باقی رہیں یہ خواہشیں کہ میں اور ترقی کروں یہ جہنم نہیں ہوتیں یہ خوشی کا موجب ہی ہوتی ہیں۔ اور راحت ہی ہوتی ہیں۔ جہنم سے انسان کی کوئی راحت نہیں رہتی۔ ایک

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم پروفیسر محمد عثمان صدیقی صاحب ایم اے سابق مربی اٹلی‘ سسلی‘ مغربی افریقہ قریباً ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 8- اگست بروز جمعہ وفات پا گئے۔ اسی روز بعد مغرب جنازہ بیت المہدی گولبازار میں مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ بعدہ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

آپ مکرم ناصر احمد صاحب صدیقی سابق مہتمم تحریک جدید‘ وقار عمل بلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بڑے بھائی تھے۔

موصوف سابق صدر محلّہ دارالرحمت وسطی، تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے سابق پرنسپل کے علاوہ قاضی دارالقضاء کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیتے رہے احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر گ۔ ب/565 تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بعمر 68 سال مورخہ 24- جولائی 1997ء کو مختصر علالت کے بعد احسان ہاسپٹل لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

جنازہ مورخہ 25- جولائی محترم نور اللہ خان صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا گاؤں میں تدفین کے بعد محترم مربی صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مبشر محمود صاحب فیکٹری ایریا فیصل آباد کو مورخہ 2- جولائی 1997ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ عزیزہ کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت رضوانہ مبشر عطا فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم مرزا محمد اسلم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کی نواسی اور مکرم مرزا شرف الدین صاحب اشرف فیصل آباد کی پوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو باعمر سعادت مند خادمہ دین بنائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

15- ظہور 1376 ھش 15- اگست 1997ء

کیا بچوں کی اصلاح کیلئے مارپیٹ لازمی ہے؟

بچوں کو سزا دینے کا مسئلہ دنیا بھر میں زیر بحث رہتا ہے۔ ہمارے ملکوں میں ماضی قریب تک بھی اس کا بہت رواج تھا۔ اور آج بھی ہمارے ملک سمیت اطراف کے علاقوں میں باپ اور استاد اور بچوں کے نگران یہ بات لازمی سمجھتے ہیں کہ جب تک بچوں سے مارپیٹ نہ کی جائے وہ سیدھے نہیں ہو سکتے۔ جب یہ نظریہ ایک دفعہ اختیار کر لیا جائے تو اس میں اعتدال و توازن قائم رکھنا بے حد مشکل ہو جاتا ہے۔ متحمل اور صابر شخص اس نظریے کو اپنی طبیعت کے مطابق احتیاط سے استعمال کرتا ہے جبکہ مغلوب الغضب شخص ایسا کرتے ہوئے حد سے گزر جاتا ہے۔ جس سے سکولوں اور دیگر مقامات پر ناقابل بیان ناخوشگوار واقعات ہوتے رہتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس بارے میں اپنے ارشادات اور اپنے طرز عمل سے بڑی اہم اور قیمتی راہ نمائی فرمائی ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ بچوں کے بارے میں اپنے خیالات کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور پاکیزہ طرز عمل کے مطابق ڈھال لے۔ اور مبارکباد کے مستحق ہیں وہ احباب و خواتین جو بچوں کو سزا دینے کے معاملے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات پر بھرپور عمل کرتے ہیں۔

ملفوظات جلد اول ص 308 میں درج ہے۔ ایک مرتبہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا۔ آپ (حضرت بانی سلسلہ) اس سے بہت متاثر ہوئے۔ اور انہیں بلا کر بڑی درد انگیز تقریر فرمائی اور فرمایا:۔

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے' کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرالیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔"

قارئین کرام: حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات میں سے یہ اقتباس اساتذہ' والدین اور بچوں کے نگرانوں اور جماعتی عہدیداروں کو بار بار پڑھنا چاہئے۔ یہ جو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو ہماری کتب کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے' اس ارشاد کو سامنے رکھ کر اس ارشاد درج بالا کو کم از کم تین دفعہ پڑھیں۔ ایک ایک لفظ پر غور کریں۔ پھر غور کریں۔ پھر اپنے بچوں کی تربیت و اصلاح کے لئے اپنے لائحہ عمل میں درستی لائیں۔ خواتین سکول ٹیچرز بھی بعض اوقات بچیوں کو ایسی سخت سزا دے بیٹھتی ہیں کہ ذہن قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے کہ کم عمر بچیوں سے ایسی سختی بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد کا ذرا تجزیہ تو کریں۔

سب سے پہلے فرمایا۔ "بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔" سب سے پہلے ہر استاد کو اور باپ کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ بچوں کی ہدایت اور اصلاح اللہ کا کام ہے۔ آپ اللہ کے کام کے امانت دار بنائے گئے ہیں۔ مالک نہیں بنائے گئے۔ اولاد ہے یا شاگرد ہیں کوئی باپ یا کوئی استاد یا کوئی منتظم اطفال بچوں کا مالک بننے کی سوچ دل میں پیدا نہ کرے۔ مالک خدا ہی ہے۔

پھر فرمایا کہ کس وقت سزا کا جواز نکلتا ہے اور کس طرح؟ اس کے لئے سزا دینے والے کی خصوصیات بیان فرما دی ہیں۔ ہر استاد اور باپ دس بار سوچے کہ کیا وہ ان خصوصیات پر پورا اترتا ہے پہلی بات ہے وہ شخص خوددار ہو۔ جو شخص اپنے آپ کو خوددار سمجھتا ہے وہ دوسروں کو بھی خوددار اور عزت نفس کا حامل سمجھے۔ بچوں کو سزا ہی دینا ہے تو سڑک پر گلی میں یا سب کے سامنے ایسا کرنے سے ان کی خودداری اور عزت نفس کو جو دھچکا پہنچے گا انہیں ڈھیٹ' پھر باغی اور پھر عادی مجرم بنا دے گا۔ ہر مجرم کی داستان سن لیں۔ وہ انہی مراحل سے گزر کر مجرم بنا ہے۔

پھر فرمایا' "پورا متحمل' بردبار' باسکون' اور باوقار ہو" ذرا اپنے اندر کو جھانک کر دیکھیں کون کون باپ یا استاد یا استانی وغیرہ ایسے لوگ ہیں جو متحمل نہیں' پورے پورے متحمل ہوں' صرف بردبار یعنی معاف کرنے والے اور صبر کرنے والے نہ ہوں بلکہ پورے صابر' بھرپور صبر کرنے والے اور پوری طرح معاف کرنے والے ہوں۔ (ذرا یاد تو کریں کہ ہم نے آج تک سو پچاس لوگوں کو معاف کیا ہے یا ان سے پورا پورا بدلہ لینے کی خواہش اور حسرت دبائے بیٹھے ہیں)

پھر حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں پورا باسکون ہو۔ اس کی طبیعت میں سکون اور اطمینان ہو۔ ٹھنڈے دل کا ہو۔ گالی سن کر غصے میں آنے کی بجائے دعا کرنے والا ہو تو پورا باسکون کہلائے گا۔ سچا ہو کر جھوٹے کی طرح اپنے آپ کو ذلیل ظاہر کرنے والا ہو تب پورا باسکون کہلائے گا۔ پھر فرمایا پورا باوقار ہو۔

یہ سب باتیں جس میں پائی جائیں اس کو بھی سزا دینے کا کس قدر حق ہے' حضرت بانی سلسلہ کے غیر معمولی محتاط' اور گویا پھونک پھونک کر رکھتے ہوئے قدموں پر غور فرمائیں' فرماتے ہیں' "کسی وقت مناسب پر' کسی حد تک' بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔" اس ارشاد کا صاف واضح مطلب ہے کہ ادھر جرم کا پتہ چلا اور ادھر غصہ میں آکر سزا دے دی یہ بھی مناسب نہیں ہوتا۔ اس کے لئے کسی مناسب وقت کی شرط ضروری ہے۔ اور پھر فرمایا کہ سزا بھی "کسی حد تک" ہو۔ بے حد و حساب نہ ہو۔ بار بار اپنے نفس کو روکے اور ٹوکے۔ اور پھر اس سے آگے فرمایا۔ "سزا دے یا چشم نمائی کرے۔" یعنی اب بھی سوچ لو کہ آیا واقعی سزا دینا مار پیٹ کرنا ضروری ہے۔ بہت سے خوددار' عزت نفس کے حامل' سمجھ دار بچے تو ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو باپ کا یا استاد کا آنکھیں نکال کر گھورنا ہی کافی ہو جاتا ہے۔ پہلے اس مرحلے پر ہی غور کر لیا جائے تو شاید بات بن جائے۔

اور آخر میں حضرت بانی سلسلہ کا موتیوں میں تولنے کے لائق ارشاد' حرف آخر ہے'

"جس طرح اور جس قدر بچوں کو سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے۔ کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرالیں۔" اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات پر عمل کی توفیق دے۔ آمین۔

تُو نے دی توفیق تو کچھ ہو سکا
بندۂ عاجز بھلا کس کام کا
جانتے تھے آج تک کم کم مگر
ہو گیا ہے شہرہ میرے نام کا
تُو نے چھپّر پھاڑ کر مجھ کو دیا
نام کیا اس ترے انعام کا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:-

یہ دو (-) جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں حسد کا ذکر ملتا ہے۔ ان کے علاوہ حسد کا ذکر (کلام الٰہی) میں دوسری جگہوں پر بھی آتا ہے۔

ایک طرف تو یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ صرف پانچ مرتبہ اس برائی کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو بہت ہی خطرناک اور گہری امراض سے تعلق رکھنے والی برائی ہے اور جس کے نتیجہ میں دنیا میں بکثرت فساد پیدا ہوتے ہیں۔ دوسری طرف (کلام الٰہی) خود اس کو اہمیت بھی اتنی دیتا ہے کہ آخری تین (-) میں جن میں عملاً سارے (کلام الٰہی) کا خلاصہ ہے اور جن میں آخری زمانہ کے نہایت ہی ہولناک اور عالمگیر فتنوں کا ذکر ہے اور ان سے متنبہ کیا گیا ہے ان میں شیطان جو تین ہتھیار حق کے مقابل پر اختیار کرے گا ان میں سے ایک حسد بھی بیان فرمایا گیا ہے (-)

پس جہاں تک اس نقطہ نگاہ کا تعلق ہے حسد کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے کیونکہ آخری زمانہ میں حق و باطل کی جو آخری اور فیصلہ کن لڑائی ہونے والی ہے اس میں شیطان ان تینوں ہتھیاروں سے لیس ہو کر سامنے آئے گا۔

دراصل صرف چند مرتبہ حسد کا ذکر کرنے کی حکمت یہ ہے کہ حسد خود ایک پوشیدہ بیماری ہے اور اس کا اظہار مختلف دوسری بیماریوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ چنانچہ جن دوسری بیماریوں کی صورت میں حسد جلوہ دکھاتا ہے ان کا ذکر بکثرت (کلام الٰہی) میں موجود ہے اور حسد چونکہ خود مخفی رہتا ہے اس لئے حسد کو بھی بالعموم مخفی رکھا گیا۔ چنانچہ حسد کے نتیجہ میں بغض و کینہ پیدا ہوتا ہے، حسد کے نتیجہ میں ظلم و تعدی پیدا ہوتے ہیں، حسد کے نتیجہ میں اور بہت سی معاشرتی برائیاں وجود میں آتی ہیں ان معاشرتی برائیوں کی تہہ میں حسد کا جذبہ ہی کار فرما ہوتا ہے۔ بایں ہمہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حسد بالعموم دکھائی نہیں دیتا بلکہ بعض دفعہ مخفی طور پر ایسے کام کرتا ہے کہ خود حاسد کو بھی پتہ نہیں ہوتا کہ وہ یہ حرکت کیوں کر رہا ہے۔ وہ بسا اوقات نیکی کے لباس میں حرکت کرتا ہے حالانکہ یہ دراصل حسد ہی ہوتا ہے جو پس پردہ زور مارتا۔ اور انسان کو انگیخت کرتا ہے اور اس طرح بدی کی ترغیب دلا رہا ہوتا ہے۔

(کلام الٰہی) کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حسد کا حملہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک اندرونی طور پر یعنی...... معاشرہ پر خفیہ طور پر حسد حملہ کرتا ہے۔ چنانچہ معاشرہ کی اکثر برائیوں میں دیکھا گیا ہے کہ ان میں سے اگر ساری نہیں تو بہت سی برائیاں حسد کی وجہ سے جڑیں پکڑتی ہیں اور حسد کے ساتھ پیوستہ ہوتی ہیں دوسرے بیرونی طور پر بھی حسد (ایمان والوں) کی جماعت پر حملہ کرتا ہے بیرونی حملے کی نشاندہی ان دو (-) کی گئی ہے جن کی میں نے خطبہ کے شروع میں تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ جب اللہ لوگوں میں سے کسی پر فضل فرماتا ہے یا چند بندوں کو یا چند قوموں کو یا چند نسلوں کو اپنے فضل کے لئے چن لیتا ہے تو لوگ اس بناء پر ان سے حسد شروع کر دیتے ہیں لیکن ان کا یہ حسد ان لوگوں کی ترقی پر ذرہ بھر اثر انداز نہیں ہوتا جن کو خدا نے اپنے فضل کے لئے چن لیا ہو۔ (-) باوجود اس کے کہ حاسد اس آگ میں جلتے رہے کہ کیوں ابراہیمؑ اور ان کی اولاد پر فضل نازل ہوتے رہے اور وہ کیوں دنیا میں ترقی کرتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابراہیمؑ اور ان کی اولاد پر فضل ہی نازل نہیں فرمائے بلکہ ان کو کتاب دی ان کو حکمت عطا کی اور انہیں عظیم روحانی سلطنت بخشی (کلام الٰہی) کے محاورہ کے مطابق ملک سے اول درجہ پر روحانی سلطنت مراد ہوتی ہے)

دوسری جگہ (کلام الٰہی) (اہل ایمان) کی جماعت سے بالعموم کفار کے حسد کا ذکر کرتا ہے۔ فرمایا (-) کہ اہل کتاب میں سے اکثر یہ چاہتے ہیں یا ان کی ایک بہت بڑی تعداد یہ چاہتی ہے کہ کاش تم مرتد ہو کر اور ایمان سے ہٹ کر کفر کی طرف لوٹ جاؤ یعنی ایمان حاصل کرنے کے بعد پھر کفار میں شامل ہو جاؤ۔ ایسا کیوں ہے؟ فرمایا (-) اس حسد کی بناء پر ہے۔ جو ان کے اندر پایا جاتا ہے۔ یہاں اور باتوں کے علاوہ یہ امر قابل غور ہے کہ (جو ان کے اندر پایا جاتا ہے) کہنے کی کیا ضرورت تھی؟ حسد کا ذکر ہی کیوں کافی نہیں تھا؟ یہ اس لئے ہے کہ اپنے اندر کے حسد ہی سے انسان بدیاں کرتا ہے، لوگوں کی مخالفتیں شروع کر دیتا ہے، دوسرے کا برا چاہنے لگتا ہے۔ گویا سب کے حسد ان کے اندر ہوتے ہیں۔ (-) اس بات پر زور اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ بعض دفعہ حسد کسی ایسی دشمنی کے نتیجہ میں جڑ پکڑتا ہے جس کو پیدا کرنے کا فریق ثانی ذمہ دار ہوتا ہے اور جب ایک دفعہ دشمنی پیدا ہو جائے تو پھر اس کے نتیجہ میں حسد پہلی دشمنی کے جواب میں پیدا ہوتا ہے۔ جب دشمنی چل پڑتی ہے تو پھر دونوں طرف ضد، تعصب اور حسد کے معاملات چلتے ہیں۔

(جو ان کے اندر پایا جاتا ہے) کہہ کر (اہل ایمان) کی معصومیت کا اظہار فرمایا گیا ہے اور ان کو کلیتہً بری الذمہ قرار دیا گیا۔ فرمایا (اہل ایمان) کی طرف سے کوئی بھی ایسی حرکت نہیں ہوتی جس کے نتیجہ میں دشمن ان پر حسد شروع کرے اور نہ (صاحب ایمان) ان سے حسد کرتے ہیں محض یک طرف معاملہ ہے۔ نہ کفار کے لئے حسد کرنے کی کوئی وجہ جواز ہے نہ (اہل ایمان) کی یہ صفت ہے کہ وہ بھی حسد کریں اور حسد یکطرفہ رہتا ہے۔ (جو ان کے اندر پایا جاتا ہے) ایک ہی طرف سے چلتا ہے۔ اس میں ایک اور پہلو بھی قابل غور ہے اور وہ یہ ہے کہ یہاں (صاحب ایمان) اور کافر کی تبلیغ کا فرق دکھا دیا گیا ہے۔ جب کافر مومن کو تبلیغ کرتا ہے اور کہتا ہے ہماری ملت میں لوٹ آؤ تو اس کی محبت کی وجہ سے نہیں کرتا اس کو بچانے کی خاطر نہیں کرتا بلکہ حسد اور بغض کی بناء پر کرتا ہے۔ اور یہ جو فتنہ ارتداد کہہ کر ایک بڑا عظیم الشان فساد کھڑا کر دیا جاتا ہے کہ ان مرتدین کو واپس لاؤ نہیں تو قتل کر دو یا وطن سے نکال دو تو دراصل ان سب کی وجہ حسد ہوتا ہے۔ اس میں کسی سے محبت یا کسی کی فلاح و بہبود کا جذبہ ہرگز کار فرما نہیں ہوتا اور کسی کو فتنے اور ہلاکت سے بچانے کی خواہش بھی نہیں ہوتی۔ بس ایک جلن ہوتی ہے۔ کہ یہ لوگ پھیل رہے ہیں، یہ لوگ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ مخالفین یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ وہ مختلف ذرائع سے (ایمان والوں) کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور روحانیت کی دوڑ میں (ایمان والوں) سے آگے نہیں نکل سکتے اس لئے وہ (ایمان والوں) کو زبردستی کم کرنے کا یہی طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ ان کو تلوار کے زور سے مرتد کرو اور ان کو کم کرتے چلے جاؤ۔ گویا اگر ہم بڑھ نہیں سکتے تو یہ کم ہو سکتے ہیں۔ غرض (حسد جو ان کے اندر پایا جاتا ہے) نے بتایا کہ ان کی تبلیغ کے پیچھے حسد کے جذبے کار فرما ہوتے ہیں۔

اس کے برعکس جہاں تک (صاحب ایمان) کا تعلق ہے اس کو اس بات کی پرواہ ہی نہیں ہوتی کہ دشمن پر خدا کے فضل نازل ہو رہے ہیں یا نہیں ہو رہے، وہ بڑھ رہا ہے یا کم ہو رہا ہے۔ (صاحب ایمان) کو تو بس اس بات کی لگن ہوتی ہے کہ بنی نوع انسان کو ظلم اور ہلاکت کی راہ سے جتنا زیادہ بچا سکتا ہے بچا لے۔ جتنے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ خدا کی راہ پر کھینچ کر لا سکتا ہے کھینچ لائے۔ یہ وہ جذبہ ہے جس میں محبت اور فدائیت کار فرما ہوتی ہے۔ اس میں لوگوں کی بہبود زور مارتی ہے اور دلوں کو مجبور کرتی ہے کہ خود دکھ اٹھا کر بھی غیروں کو اپنی طرف کھینچ لاؤ۔ چنانچہ دونوں کے ہتھیار بدل جاتے ہیں۔ حسد بھی گو پوشیدہ ہے اور محبت بھی دل میں پوشیدہ ہوتی ہے لیکن جب یہ دونوں ظاہر ہوتے ہیں تو اپنے ہتھیاروں کے ذریعہ پہچانے جاتے ہیں۔ حسد کی تبلیغ میں ظلم اور ستم، جبر اور تلوار نمایاں ہتھیار ہیں۔ حسد تو دل میں چھپا ہوا ہوتا ہے وہ نظر نہیں آ رہا ہوتا۔ لیکن جب حاسد اور بغیض لوگوں کی طرف سے گھروں کو آگ لگانے یا گھروں سے نکال دینے کی دھمکی کے ساتھ اور قتل و غارت کی دھمکی کے ساتھ تبلیغ کی جاتی ہے۔ تو (کلام الٰہی) کی رو سے وہ حسد کے نتیجہ میں ہوتی ہے اور یہ طرز عمل فتنہ ارتداد کو ہوا دینے کے مترادف ہوتا ہے۔ اس کے بالمقابل جب مومن تبلیغ کرتے ہیں تو چونکہ وہ محبت کی بناء پر کرتے ہیں اس لئے ان کی ہر چیز پر ان کی ہر حرکت پر (دین میں کوئی جبر نہیں) کا اطلاق ہوتا ہے۔ وہ کسی کو دکھ دے کر (صاحب ایمان) نہیں بنا رہے ہوتے بلکہ دکھ اٹھا کر (صاحب ایمان) بنا رہے ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کی جانیں لے کر ان کو تبلیغ نہیں کر رہے ہوتے بلکہ اپنی جانیں پیش کر کے تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں۔ غرض ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ دو مختلف اور متقابل راہیں ہیں جو ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے ان کا ایک دوسرے کے ساتھ

ایک اچھی بات

خدا تعالیٰ سے رشتہ میں اس قدر شیرینی اور لذت ہوتی ہے کہ کوئی پھل ایسا شیریں نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ سے جلدی کوئی شخص چیز گیراں نہیں ہو سکتا۔ جس کا خدا متولی ہو جاتا ہے اس کو کئی فائدے ہوتے ہیں۔

اشتباہ کا کوئی سوال ہی باقی نہیں چھوڑا۔ یہ ایسی عظیم کتاب ہے چھوٹے چھوٹے باریک اشاروں میں بڑے بڑے دقیق مضمون کھولتی چلی جاتی ہے۔

پھر فرمایا (-) یہ تو بہت بڑا اعلان ہے اور بہت بڑا دعویٰ ہے کہ ان پر حق خوب واضح ہو چکا تھا، حق خوب کھل چکا تھا۔ سوال اٹھتا ہے کہ اس کے باوجود انہوں نے ہلاکت کی راہ کیوں اختیار کی؟ چنانچہ (کلام الٰہی) یہ بتا رہا ہے کہ انہوں نے باوجود اس کے کہ ان پر حق ظاہر ہو چکا تھا مخالفت کا یہ طریق اختیار کیا اور بظاہر یہ بات عجیب لگتی ہے کہ کسی پر حق ظاہر ہو گیا ہو اور اس کے باوجود پھر حق کی مخالفت کرے اور اپنے لئے ہلاکت کی راہ اختیار کرے۔

پس حسد اس مسئلہ کی کنجی ہے چنانچہ جب حسد کے بارہ میں غور کرتے ہیں تو یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ جب کسی دوسرے سے حسد شروع ہو جائے تو وہاں انتقام اور بغض کا جذبہ اتنا غالب آ جاتا ہے کہ اپنا نقصان کر کے بھی دوسرے کو نقصان پہنچانا پڑے تب بھی انسان جہاں تک ممکن ہوتا ہے دوسرے کو نقصان پہنچانے کی ضرور کوشش کرتا ہے خواہ خود بھی ڈوبے اور غیر کو بھی لے ڈوبے۔ پس جب بھی حسد کا جذبہ پس پردہ کام کر رہا ہوتا ہے تو بعض دفعہ انسان غیر کے ساتھ حسد کے نتیجہ میں اپنی ہلاکت بھی مول لے لیتا ہے۔ چنانچہ اردو میں ایک محاورہ ہے شریکے کا کھانا سر دکھتے بھی کھانا یعنی اس خیال سے کہ شریک کو نقصان پہنچ جائے، اس کا رزق کم ہو جائے تو خواہ ہضم نہ بھی ہو موافق نہ بھی آئے تب بھی شریکے کا کھانا اس غرض سے ضرور کھانا ہے کہ اس کا کھانا کم ہو جائے اور اس کی سبکی ہو۔

(کلام الٰہی) نے لفظ حسد کے تابع اس مضمون کو کھول دیا ہے اور بتایا ہے کہ حسد آنکھوں کو اندھا کر دیتا ہے۔ حسد بھلائی کی تمیز اٹھا دیتا ہے۔ جب حسد غالب آ جائے تو حاسد کی آنکھ تنگ ہو جاتی ہے اور وہ اپنی بھلائی کے لئے ارد گرد بھی نہیں دیکھ سکتا اس لئے ایسے لوگ حق دیکھنے کے باوجود پھر بھی اپنی ضد پر قائم رہتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم نے ضرور نقصان پہنچا کر چھوڑنا ہے۔

(ان پر حق ظاہر ہونے کے بعد) کی رو سے حق ان پر کھل چکا ہے کے دوسرے معنے یہ ہوں گے کہ وہ جان چکے ہیں کہ اب اگر انہوں نے اہل حق کو زبردستی نہ روکا تو وہ ضرور غالب آ جائیں گے۔ حق کھل گیا کے معنے ہیں صاف نظر آنے لگ گیا اور یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ اب (اہل ایمان) غالب آئے کہ آئے، اب دنیا کی کوئی طاقت ان کے غلبہ کو روک نہیں سکتی سوائے اس کے کہ تلوار کا جبر اختیار کیا جائے

باقی صفحہ 6 پر

یادرفتگان

مکرم قاضی ستار محمد صاحب چارکوٹی

فضل احمد شاہد مربی سلسلہ

میرے سسر اور خالہ زاد بھائی مکرم صوبیدار عبدالرشید صاحب کی رحلت نے مجھے کئی سبق دیئے جن میں سے ایک یہ ہے کہ انہوں نے میرے بہت سے پیاروں کی یاد کو تازہ کردیا۔ اور میں نے سمجھا کہ میرے یہ پیارے احمدیت کی تاریخ کا ایک حصہ ہیں بالخصوص کشمیر میں احمدیت کے نقطہ نظر سے ان کی اہمیت ہے۔ جانے والے آسمان احمدیت کے روشن ستارے تھے جن کی روشنی سے اس وقت کے لوگوں نے حصہ لیا لیکن یہ ذکر آئندہ نسلوں تک بھی جانا چاہئے تا وہ ہردم سوچیں اور غور کریں کہ ہمارے آباؤ اجداد کیسے تھے اور ہم نے ان کی خوبیوں کو قائم و دائم رکھنا ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار آج اپنے ابا جان کا ذکر کرے گا۔ اور پھر حسب حالات و توفیق دیگر بزرگوں کا بھی تذکرہ کروں گا۔ (اگر خدا نے چاہا تو) میرے ابا جان کا نام ستار محمد تھا۔ مگر بعض وجوہات سے وہ اپنے بے تکلف عزیزوں میں قاضی کا خطاب پا گئے۔ اور لوگ انہیں قاضی صاحب قاضی صاحب کہہ کر یاد کرتے وہ مکرم سائیں بہادر صاحب کے بیٹے تھے۔ اور لوگوں کی روایت ہے کہ وہ حقیقتاً سائیں تھے۔ یعنی ان کی زندگی فقیرانہ درویشانہ تھی۔ اور یہی حال ان کے بیٹے یعنی میرے ابا جان کا بھی تھا۔ وہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے لاتعلق نظر آتے تھے۔ چارکوٹ مقبوضہ کشمیر۔ حال ضلع راجوری میں ہے۔ یہاں احمدیت حضرت بانی سلسلہ کے دور میں آئی۔ ابا جان کو احمدیت ورثہ میں ملی۔ 1947ء تک ابا جان چارکوٹ میں رہے۔ 1947ء میں نقل مکانی کرکے پاکستان آئے۔ پھر دوبارہ اپنے وطن چارکوٹ چلے گئے۔ 1965ء کی جنگ کے بعد اپنے محبوب و مالوف وطن کو چھوڑ کر ابا جان کو پھر پاکستان آنا پڑا جب ہمارے ماموں جان مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کو ہمارا پتہ چلا تو وہ ہمیں اپنے گھر چک جمال ضلع جہلم لے آئے۔ ہم یہاں 3 سال سے زائد عرصہ تک رہے۔ جب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے استعفیٰ دیا اور جنرل یحییٰ خان چیف مارشل لاء بنے تو ہم میرابھڑکا۔ ضلع میرپور آزاد کشمیر چلے گئے۔ یہاں حکومت نے مہاجرین 1965ء کو کالونی بنا کردی۔ میرابھڑکا میں بعد ازاں تادم آخر ابا جان رہے۔ 30۔ جنوری 1988ء اللہ کو پیارے ہو گئے اور میرابھڑکا کے لوکل قبرستان میں ہی ان کی تدفین ہوئی۔ موصوف کی سیرت کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

موصوف کی سیرت کا ایک پہلو ان کی محنت و مشقت ہے۔ میں نے انہیں چارکوٹ میں زمینوں کی کاشت کے دوران محنت کرتے دیکھا علاوہ ازیں وہ سردیوں کے موسم کے لئے کھڈی پر گرم کمبل بھی بناتے۔ نقل مکانی کے بعد ماموں جان نے انہیں پاکستان چپ بورڈ فیکٹری میں مزدوری کا کام دلایا۔ وہ صبح کی عبادت کے بعد 3۔ 4 میل پیدل چل کر فیکٹری جاتے۔ فیکٹری میں محنت شاقہ میں مصروف رہتے۔ اور پھر شام کو 3۔ 4 میل پیدل چل کر واپس چک جمال آتے۔ اسی طرح میرپور میں بھی لمبے عرصہ تک محنت و مزدوری کرکے بچوں کا پیٹ پالا۔ اور اس طرح جواں مردی سے مشکل حالات کا مقابلہ کیا

موصوف کی سیرت کا ایک پہلو ان کا دعا گو ہونا ہے۔ وہ مجسم دعا تھے۔ پانچوں اوقات کی عبادت بھی خشوع و خضوع سے پر ہوتی۔ اور میں نے انہیں اپنی ہوش میں ہمیشہ نہ صرف پچھلی رات کی عبادت میں مصروف پایا بلکہ یہ عبادت اور دعائیں بہت لمبی ہوتیں اور سخت محنت و مشقت کے بعد تو لوگ لمبی نیند کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ محنت ان کی رات کی عبادت میں قطعاً مخل نہ ہوتی۔ ایک دفعہ مجھے یاد ہے کہ غلطی سے ان کی کوئی عبادت رہ گئی جس پر وہ بڑی فکرمندی سے یہ کہہ رہے تھے میں تو زندگی میں کبھی بھی عبادت کو نہیں بھولا۔ آج یہ کیسے ہو گیا۔

چک جمال قیام کے دوران ماموں جان موصوف سردیوں کی راتوں میں رات کے دس بجے تک بعض طلباء کو پڑھاتے اس وجہ سے عشاء بہت دیر سے ہوتی مگر ابا جان باوجود شدید تھکان کے اس عبادت کو باجماعت ادا کرتے۔ اور اتنی دیر عبادت کا انتظار کرتے رہتے۔

ان کی عبادات اور دعاؤں میں کبر' عجب اور ریاء کا شائبہ تک نہ تھا۔ چارکوٹ میں ہمارے دو گھر اکٹھے تھے عبادت گاہ سے یہ گھر اور باقی گھرانے بھی دور تھے۔ میں نے دیکھا کہ ابا جان کی کوشش ہوتی کہ عبادت باجماعت ہو۔ اور رمضان میں تو رونقیں اور بہاریں ہی ہوتیں۔ ہمارا گھر عبادت کا مرکز تھا۔ ہم بچپن سے ہی اس روحانی ماحول سے لذت حاصل کرتے۔ تراویح ہمارے گھر ہوتی۔ اور پھر ابا جان درس بھی دیتے ہم بہن بھائیوں کی تربیت میں اور تعلیم میں ابا جان کی دعاؤں کا نمایاں حصہ ہے۔ نیکی کے میدان میں بھی ہم مار پیٹ سے آگے نہیں آئے بلکہ اللہ کے فضل سے۔ ہاں یہ اللہ کا فضل ابا جان کی دعاؤں سے نازل ہوا۔ جس نے میرے شعور کو تو ہمیشہ جلاء بخشی۔ ابا جان موصوف آخری بیماری میں بھی بار بار عبادت کے متعلق پوچھتے تھے۔

میرا تاثر ہے کہ خدا تعالیٰ دعا گو لوگوں کی چھوٹی سی تدبیر کو غیر معمولی برکتیں دیتا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ابا جان نے مجھے تو صرف قاعدہ پڑھایا۔ پھر ناظرہ کلام الٰہی میں نے خود ہی پڑھا۔ اور ترجمہ کے لئے ابا جان کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ میرے لئے استاد مقرر کرتا چلا گیا۔ میرے باقی بہن بھائیوں کی تعلیم کا آغاز ابا جان نے قاعدہ سے کیا۔ اور دنیاوی تعلیم کے لئے ہمیں صرف سکول میں داخل کرایا۔ داخل کرانے کے بعد تو معلوم ہوتا ہے پڑھائی کے معاملہ میں دیگر امور ابا جان نے اللہ کے سپرد کر دیئے۔ اور وہی پیارا خدا ہمارا معلم۔ نگران بھی رہا۔ اور پڑھائی کے اخراجات کا متکفل بھی۔ چارکوٹ میں بعض چھوٹی چھوٹی دینی کتب کو پڑھ کر اور سن کر ہم پر بہت اچھا اثر ہوتا۔

ابا جان موصوف کی ذات درویشی۔ سادگی اور بے تکلفی کا مجموعہ تھی ان کی معصومانہ شکل و صورت ہی بتاتی تھی کہ یہ بے ضرر انسان ہیں۔ اسی وجہ سے اپنوں کے علاوہ غیر از جماعت بھی ان کے نیک خصائل سے متاثر تھے۔

موصوف کے بچپن کے زمانہ میں چارکوٹ میں مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب مکتب سکول کے استاد تھے جنہیں کوئی تنخواہ نہ ملتی تھی بلکہ جماعت کے افراد انہیں کچھ نہ کچھ رقم دیتے۔ میرے ابا جان یہ معمولی رقم بھی نہ دے سکتے۔ وہ سکول میں اس طرح داخل ہوئے کہ ماسٹر صاحب موصوف نے انہیں کہا کہ وہ رقم کی بجائے مجھے جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لادیا کریں چنانچہ ابا جان نے ایک ماہ تک اپنے استاد کو لکڑیاں مہیا کرکے ان سے تعلیم حاصل کی اس ایک ماہ کی تعلیم سے ابا جان اردو کتابیں پڑھ لیا کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک ماہ بعد والدین کے حکم کی تعمیل میں گھریلو کاموں کی وجہ سے انہیں تعلیم چھوڑنی پڑی جس کا انہیں شدید صدمہ ہوا۔ اور وہ ایک پتھر پر بیٹھ کر بہت روئے۔ بہت روئے۔ جب میں مربی بن گیا تو وہ مجھے شکر و حمد سے سنانے لگے کہ میرے رونے کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ اور آپ کو علم عطا فرمایا۔ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے)

موصوف کی امانت و دیانت کا ایک واقعہ ہے کہ انہیں ایک دفعہ کچھ سونا گرا پڑا ملا۔ ان کے ایک ساتھی نے اسے ہڑپ کرنا چاہا۔ مگر موصوف کو اس وقت چین آیا جب سونے کا مالک مل گیا اور انہوں نے یہ سونا اصل مالک کو دیا۔ حالانکہ یہ واقعہ 1947ء کے فوراً بعد کا ہے جب ان کا سب کچھ لٹ گیا تھا اور غربت کے سائے منڈلا رہے تھے۔ موصوف جماعتی چندوں میں بہت باقاعدہ تھے۔ اور جو بھی رقم موصول ہوتی اس کا 1/16 حصہ ضرور چندہ نکالتے۔

موصوف کی جماعت سے گہری وابستگی تھی۔ وہ قادیان۔ اور پھر ربوہ کے جلسوں پر تشریف لاتے رہے۔ وہ حضرت امام جماعت ثانی کا بہت محبت سے تذکرہ فرماتے۔ انہوں نے مجھے جب میں ساتویں کلاس میں پڑھتا تھا ربوہ کا سالانہ جلسہ دکھایا۔ انہوں نے حضرت امام جماعت الثالث سے ان کے دور امامت کے بہت شروع میں چپ بورڈ فیکٹری میں ہماری ملاقات کرائی۔ اس سے ہمارا بھی آئمہ سے گہرا رابطہ ہو گیا۔ دعا کی خاص التجا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مغفرت بے حساب سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوماتِ عامہ

جگن ناتھ آزاد جگن ناتھ نام' آزاد تخلص۔ اردو زبان کے مشہور شاعر تلوک چند محروم کے صاحبزادے ۔ دسمبر 1918ء کو میانوالی میں پیدا ہوئے بچپن اور ابتدائے جوانی کے ایام راولپنڈی میں گزرے وہیں گارڈن کالج راولپنڈی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔

آزاد کو ذوق شاعری اپنے والد سے ورثہ میں ملا اور کلام اقبال نے ان کے کلام کی آبیاری کی آزاد کو تمام اصناف سخن پر قدرت حاصل ہے۔ تقسیم برصغیر کے بعد ان کی شاعری میں درد' وسعت' اور خاصا تاثر پیدا ہو گیا ہے دو مجموعے "بیکراں" اور "ستاروں سے ذروں تک" چھپ کر عوام میں کافی مقبول ہو چکے ہیں۔ بھارت میں اردو کے سب سے بڑے حامی تھے۔

شمس العلماء محمد حسین آزاد

1832ء کو اردو زبان کے پہلے اخبار نویس مولوی محمد باقر کے ہاں دہلی میں پیدا ہوئے۔ شعر و شاعری کا شوق بچپن سے ہی تھا۔ ذوق کی شاگردی نے اس کو اور جلادی۔

1857ء کے ہنگامہ دہلی میں مولوی محمد باقر مارے گئے اور مولانا آزاد کئی مقامات کی خاک چھانتے ہوئے لاہور چلے آئے۔ جہاں آپ کو محکمہ تعلیم میں ملازمت مل گئی۔

یہاں مولانا کو علمی اور ادبی صحبتیں میسر آئیں تو انداز فکر نے جلا پائی۔ آپ نے بے شمار درسی کتب لکھی ہیں اور بلاشبہ کہا جا سکتا ہے کہ مولانا اردو ادب اور زبان کے صاحب طرز ادیب تھے آپ ایک بلند پایہ نثر نگار ہی نہیں تھے بلکہ انہوں نے روایتی شاعری کے دھارے کا رخ موڑ کر اسے زندگی سے قریب لانے کی کوشش کی۔ آپ اردو شاعری میں نیچرل شاعری کے بانی تصور کئے جاتے ہیں۔

آزاد کے انداز بیان میں ایک خاص روانی اور مٹھاس ہے۔ 1887ء میں حکومت نے ان کی علمی قدر افزائی کرتے ہوئے شمس العلماء کا خطاب دیا اور گورنمنٹ کالج لاہور میں فارسی کے پروفیسر ہو گئے۔

تذکرہ' آب حیات' نیرنگ خیال' سخندان پارس' نگارش فارس' دربار اکبری' اور مجموعہ نظم آزاد آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے بچوں کے لئے بھی کئی قابل قدر کتابیں لکھ کر اردو نثر کو مالا مال کیا۔ ایک اور کتاب سپاک و نماک نامی بھی لکھی تھی جو ان کے جنون کے زمانہ کی تصنیف ہے۔

آخری عمر میں جنون میں مبتلا ہو گئے۔ 1910ء میں وفات پائی اور لاہور میں سینٹرل ماڈل سکول کے قریب دفن ہوئے۔

ابوالکلام آزاد مولانا کا نام محی الدین احمد اور کنیت' ابوالکلام ہے 1889ء میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے ان کے والد دہلی کے اور ان کی والدہ مکہ کی رہنے والی تھیں۔

پندرہ سال کی عمر میں مولانا نے فاضل اساتذہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفٰی تبسم

اخلاقی تعلیم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) مخلوق کی نفع رسانی کے لئے ارشاد فرماتے ہیں۔

"جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے۔ جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے اسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے، لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپروا اور لاابالی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا۔

انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف نہ کرے اور اس کی مخلوق کے لئے نفع رساں نہ ہو تو یہ ایک بیکار اور نکمی ہستی ہو جاتی ہے بھیڑ بکری بھی پھر اس سے اچھی ہے جو انسان کے کام تو آتی ہے لیکن یہ جب اشرف المخلوقات ہو کر اپنی نوع انسان کے کام نہیں آتا تو پھر بدترین مخلوق ہو جاتا ہے۔

یاد رکھو انسان کے اندر ایک بڑا چشمہ لذّت کا ہے جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہوتا ہے تو وہ چشمہ لذّت مکدر ہو جاتا ہے اور پھر لذّت نہیں رہتی۔ مثلاً جب ناحق گالی دے دیتا ہے یا ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر بدمزاج ہو کر بدزبانی کرتا ہے تو پھر ذوقِ عبادت جاتا رہتا ہے۔ اخلاقی قویٰ کو لذّت میں بہت بڑا دخل ہے۔ جب انسانی قویٰ میں فرق آئے گا تو اس کے ساتھ ہی لذّت میں بھی فرق آ جاوے گا۔ پس جب کبھی ایسی حالت ہو کہ انس و ذوق جو (عبادت) میں آتا تھا وہ جاتا رہا ہے تو چاہئے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گمشدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے اور اس کا علاج ہے۔ توبہ، استغفار، تضرع۔ بے ذوقی سے ترکِ (عبادت) نہ کرے بلکہ (عبادت) کی اور کثرت کرے۔

جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں۔ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔

چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاقِ فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے (-) تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔

جس قدر نیک اخلاق ہیں تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بداخلاقی میں بدل جاتے ہیں۔ اللہ جلشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکاو زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بیجا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے۔ کیا سبب ہے کہ انسان باوجود خدا کو ماننے کے بھی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا؟ درحقیقت اس میں دہریت کی ایک رگ ہے اور اس کو پورا پورا یقین اور ایمان اللہ تعالیٰ پر نہیں ہوتا ورنہ اگر وہ جانتا کہ کوئی خدا ہے جو حساب کتاب لینے والا ہے اور ایک آن میں اس کو تباہ کر سکتا ہے تو وہ کیسے بدی کر سکتا ہے۔

(احکام دینیہ) کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ حق اللہ، دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔ اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے۔ کسی میں قوت غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان۔ دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔ اور پھر کینہ پیدا کرتا ہے۔ کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔ غرض جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہئے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اخلاقِ حسنہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے 29۔ نومبر 1996ء کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔

"کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ ایک غریب انسان جو سادہ پھٹے ہوئے کپڑوں میں ہو اس کا جسم مجسم نور بن جاتا ہے اور اس کا نور خدا کے فضل اور رحمت کو اپنی طرف اس طاقت کے ساتھ کھینچتا ہے یا یوں کہنا چاہئے کہ اللہ کا فضل اور رحمت اس پر ان حیرت انگیز شفقت کے ساتھ برستے ہیں کہ وہ شخص جو پھٹے پرانے، سادہ کپڑوں میں ملبوس ہو بسا اوقات اس کی باتیں خدا کی باتیں بن جاتی ہیں۔ چنانچہ (-) فرمایا (-) خبردار ایسے بھی غریب ہیں پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس، پراگندہ بال ان کے سروں پر خاک پڑی ہوتی ہے۔ (-) اگر وہ خدا کی قسم کھا کر کہیں کہ ایسا ضرور ہو گا تو ضرور ایسا ہو کر رہتا ہے۔ یہ وہ نورانی وجود ہیں جن کی خاک، جن کے کپڑوں کی بدحالی، جن کے سر کے بالوں کا بکھرا ہوا ہونا اور ان میں خاک پڑے ہونا ان کے نور کی طاقت کو روک نہیں سکتے کیونکہ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایسے غریب اور فقیر لوگ جب کہہ دیتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ یونہی ہو گا تو ویسا ہی ہوتا ہے کیونکہ اللہ کی تقدیر ان کی آواز کے ساتھ چلتی ہے۔ یہ وہ تبدیلی کرنے والے لوگ ہیں جو دنیا میں انقلاب برپا کیا کرتے ہیں۔ نہ اچھے کپڑے آپ کے کام آئیں گے نہ خوبصورت، نہ اعلیٰ درجے کی موٹریں ان پہلوؤں سے تو دنیا آپ سے بہت زیادہ آگے نکل چکی ہے۔ ایک ایک ایسا دنیا میں امیر آدمی ہے کہ جس کی دولت تمام دنیا کی جماعت کی دولت کے برابر یا اس سے بھی شاید بڑھ کر ہو تو روپے پیسے میں، ظاہری چمک دمک میں، اپنے کپڑوں کے حسن میں، اپنے مکانوں کی آرائش میں آپ اگر فخر کرتے ہیں تو ایک بے کار فخر ہے ان چیزوں میں کوئی طاقت نہیں، کوئی ان کو دیکھ کر آپ کے پیچھے نہیں چلے گا۔ مگر غربت میں خدا ترسی، غربت میں خدا کے اخلاق کو اپنانا، اس کی صفاتِ حسنہ کو اپنے وجود میں جاری کر لینا صرف یہ ایک طاقت ہے جو جماعت احمدیہ کو نصیب ہو رہی ہے اور بڑھ رہی ہے اور اس کی طرف میں آپ کو بلاتا ہوں۔ اس طاقت کی پرورش کریں، اسے اور بڑھائیں۔ جتنا یہ اخلاق حسنہ کی طاقت اونچی ہو گی اتنا ہی جماعت احمدیہ کی سربلندی ہو گی۔ اتنا ہی گرد و پیش کے بڑے بڑے سرکش لوگ بھی آپ کے اخلاق حسنہ کی طاقت کے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہوتے چلے جائیں گے اور اس بات کی گواہی ہر طرف سے مل رہی ہے کہ یہی ہوتا ہے اور یہی ہو رہا ہے اور یہی ہو گا۔ بسا اوقات آنے والے جو بیعت کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کس چیز نے آپ کو آمادہ کیا تو کسی احمدی کا نام لیتے ہیں یا اس کے ساتھ آئے ہوں تو اشارہ کرتے ہیں اس کے خلق حسن نے ہمیں آمادہ کیا ورنہ دلیل کی بات نہیں تھی۔ یہ ہم میں رہتے ہوئے اجنبی تھا ہمارے ماحول میں ایک مختلف قسم کی چیز تھی جس نے توجہ کو کھینچا ہے اور اس کے اخلاق نے ہمارے دلوں میں یقین پیدا کیا یعنی اپنے متعلق کہتا ہے میرے دل میں یقین پیدا کیا کہ یہ غلط انسان نہیں ہے یہ مختلف اور اجنبی اور دلکش وجود ہے۔ اور جب اس ماحول میں اس رجحان کے ساتھ اس لٹریچر کا مطالعہ کیا جو اس احمدی نے دیا تو دل تو پہلے ہی آمادہ تھا دل کے دروازے تو پہلے ہی کھول دیئے گئے تھے اس نے ہر بات پر "آمنا و صدقنا" کہا کیونکہ جب اس شخص سے پیار ہو جائے جس کے اخلاق متاثر کرتے ہیں تو اس شخص کی باتوں کے خلاف دل میں کوئی ردِ عمل نہیں ہوتا اور پھر (دعوتِ الی اللہ) کام آتی ہے، پھر مونہہ کے لفظ میں بھی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور 23 جون 1997ء

اخبارات میں سے

جناب سرور مجاز اپنے کالم گھر کی باتیں میں "رویہ ہی روایت بنتا ہے" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں:-

خاصی مدت کی بات ہے ایک سینئر اخبار نویس دوست نے کہا دو روز بعد مولانا ظفر علی خاں مرحوم مغفور کی برسی پر کرم آباد وزیر آباد جانا ہے اور آپ نے بھی (میں نے) تقریر کرنی ہے۔ واقعی دو روز بعد دس بجے صبح فون آیا تین بجے تیار رہیں۔ شام کو کرم آباد میں مولانا کی یاد میں ایک اجتماع ہو گا۔ ہمارے علاوہ مولانا کوثر نیازی، ضیاء الاسلام انصاری اور اخبار فروش یونین کے بزرگ عہدیدار ہوں گے۔ سنا ہے ایک دو نگ وفاقی حکومت کے ہوں گے۔ ہمیں اپنے ذرائع سے ہی سب کو جانا ہے۔

بہرحال میں ٹھیک پانچ بجے وزیر آباد پہنچا۔ تحصیل کے دفتر میں جہاں اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت ہوتی تھی وہاں ایک ادھیڑ عمر کے بزرگ ملے ان سے پوچھا کہ لاہور اور دوسرے شہروں سے اخباری لوگوں نے آنا تھا۔ آپ کو معلوم ہے یہ لوگ آئے بھی ہیں اگر آئے ہیں تو کہاں ہیں۔ بزرگ فرمانے لگے.... جی سنا ہے ایک بزرگ اخبار نویس فوت ہو گیا تھا اس کی برسی یہاں سے دو تین میل دور سیالکوٹ روڈ پر کرم آباد میں منائی جا رہی ہے۔ وہاں سب لوگ چلے گئے ہیں۔ ہمارے اے سی صاحب بھی وہیں رہتے ہیں اور کافی لوگ تھوڑی دیر پہلے جیپوں کاروں میں بیٹھ کر چلے گئے ہیں آپ بھی میرا خیال ہے وہیں چلے جائیں۔ میں نے بزرگ سے پوچھا جس بزرگ اخبار نویس کی برسی ہے اس کا نام آپ نہیں جانتے! جی یہاں کچھ مہمان باتیں کر رہے تھے دو تین بار میں نے ظفر علی خاں سنا۔

آپ یقین کریں اس عملی تجربے اور مشاہدے کے بعد مجھ پر دو لفظوں کے معنی کھلے ورنہ ابھی تک میں نے کسی لغات میں ان الفاظ کے معنی نہیں دیکھے تھے۔ ایک لفظ تو رویہ اس بزرگ کی وجہ سے اپنے معنی سمیت میری معلومات اور مطالعہ کا حصہ بنا۔ پھر جب میں کرم آباد پہنچا اور نئے پرانے نزدیک دور کے اخبار نویس دوستوں بزرگوں سے ملا اور جو کچھ میں نے پہلی بار مولانا ظفر علی خاں جیسی شخصیت کے گھر گاؤں میں دیکھا سنا تب پتہ چلا کہ لفظ رویہ کیا ہے اور روایت کسے کہتے ہیں اب جس طرح میری آنکھوں اور میرے کانوں میں یہ دونوں لفظ اپنے اپنے معنی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ا بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ترکی میں سیکولرازم کا مستقبل

ترکی میں وزیر اعظم اربکان کی اسلامی حکومت کے ختم کئے جانے کے بعد سیکولر حکومت نے شدومد سے اسلام پسندوں کے خلاف مہم جاری کر رکھی ہے۔ پہلے مذہبی سکولوں کی بندش کے سلسلے میں جو جلسے جلوس اور مظاہرے ہوئے تھے اور جن کو پولیس نے بند کروایا تھا۔ یہ مظاہرے اب پھر شروع ہو گئے ہیں اور پولیس بھی دوبارہ اپنے کام میں منہمک ہو گئی ہے۔ مظاہرین حکومت کے ان منصوبوں کے خلاف احتجاج کر رہے تھے جن کا مقصد لازمی سیکولر تعلیم دینا ہے جس سے ملک بھر میں اسلامی سکول بند ہو جائیں گے۔ مظاہرین نے متعدد شہروں میں پولیس کا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور مزاحمت کی اور پولیس نے اس کے نتیجہ میں گرفتاریاں کیں۔

مذہبی تعلیم ختم کرنے کے سلسلے میں نیا قانون فوج کا کلیدی مطالبہ رہا ہے۔ جس سے ترکی کے سیکولر مستقبل کو خدشہ لاحق تھا اور اسی باعث جون میں ترکی کی پہلی اسلامی حکومت کو مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔

ترکی کے نئے وزیر اعظم مسعود یلماز نے امریکی جریدے نیوزویک کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ترکی کے سابق اسلامی بنیاد پرست وزیر اعظم نجم الدین اربکان نے اپنے گیارہ ماہ کے دور حکومت میں ترکی کے سیکولر نظام کو سخت نقصان پہنچایا ہے انہوں نے اپنے دور اقتدار میں اپنی رفاہ پارٹی کے ہزاروں انتہا پسندوں کو اہم سرکاری عہدوں پر فائز کیا۔ تاہم مسعود یلماز نے اس خطرے کو مسترد کر دیا کہ ترکی کی سیاست الجزائر جیسا رخ اختیار کرے گی۔ مسعود یلماز نے کہا کہ ترکی میں سیکولرزم کی بنیادیں بہت مضبوط ہیں اور ترکی کا الجزائر کی طرح بن جانا ممکن نہیں۔

دریں اثناء ترکی کے اٹارنی جنرل نے اسلام پسند رفاہ پارٹی پر پابندی کے لئے عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ 80 صفحات پر مشتمل رپورٹ میں رفاہ پارٹی پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ وہ آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ترک سیکولر جمہوریہ میں اسلامی قانون کا نفاذ چاہتی ہے۔

OOO

سوڈان میں بغاوت

سوڈان میں بھی باغیوں نے کافی عرصہ سے اپنی کارروائیاں جاری کر رکھی ہیں اور حکومت ان کے خلاف اپنے تمام تر طاقت کے باوجود غلبہ حاصل نہیں کر سکی۔ سوڈان پیپلز لبریشن آرمی جو کہ باغیوں نے اپنی پارٹی کا نام رکھا ہوا ہے نے چند روز قبل ایک فوجی کانوائے پر حملہ کر کے دو ٹینک اور ایمونیشن تباہ کرنے کے علاوہ دو ٹینکوں پر قبضہ بھی کر لیا تھا جس کے بعد سرکاری فوجوں نے جوابی کارروائی شروع کی۔ اور باغی کیمپ کو گھیرے میں لے لیا۔ باغیوں نے یہ کیمپ جنوبی سوڈان کے صوبہ ابحرالغزال میں قائم کر رکھا تھا۔

اس حملے کے نتیجہ میں 400 باغیوں کو ہلاک کر دیا گیا اور ان کے کیمپ پر قبضہ کر لیا گیا۔ اس لڑائی میں فوج کے بھی دو افسر اور 20 جوان کام آئے۔ باغیوں نے کیمپ میں چار سو لاشوں اور زخمیوں کو چھوڑ کر راہ فرار اختیار کر لی۔

OOO

الجزائر میں اسلام پسندوں کا تنازعہ

الجزائر میں اسلام پسندوں اور حکومت کے درمیان جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک تازہ حملے میں اسلام پسندوں نے 9 پولیس اہلکاروں سمیت 79۔ افراد ہلاک کر دیئے سرکاری ترجمان کے مطابق گنجان آبادی والے علاقے حسین وائی میں اسلام پسندوں کی کارروائی کے نتیجہ میں یہ پولیس والے ہلاک ہوئے۔ اس کے علاوہ صوبہ الباسط میں ایک مسلح گروہ کے اچانک حملے کے نتیجہ میں 38۔ افراد ہلاک اور بارہ زخمی ہو گئے۔ یہ واقعہ ایک گاؤں میں پیش آیا جو دارالحکومت سے صرف 12 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

سرکاری ترجمان کے مطابق الجزائر کی سرکاری فوجوں نے صوبہ سارہ کے علاقہ قلعہ کی پہاڑیوں میں مسلح افراد کے ایک ٹھکانے کا محاصرہ کر رکھا ہے اور اب تک 32۔ افراد ہلاک کئے جا چکے ہیں۔ ابھی تک اس علاقے میں فوج اور مسلح افراد کے درمیان جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اور سرکاری فوج کو اسلامی شدت پسندوں کی جانب سے زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان تازہ جھڑپوں میں فوج کے ہونے والے جانی نقصان کی تفصیلات ابھی تک نہیں بتائی گئیں۔

بقیہ صفحہ 3

اور حکومتوں کی طرف سے جبر روا رکھا جائے۔ ضد اختیار کی جائے ہر قسم کی دشمنی اور فتنہ فساد کے ذریعہ (ایمان والوں) کو روکنے کی کوشش کی جائے جہاں تک دلائل کا تعلق ہے اور منطق اور کتابی اسناد کا تعلق ہے یہ لوگ تو بہرحال غالب آنے والے لوگ ہیں۔ پس حق سے مراد یہاں یہ بھی ہو سکتی ہے کہ حق و باطل کی جنگ میں یہ بات کھل جاتی ہے کہ اب یہ لوگ بہرحال غالب آکر رہیں گے۔ اس وقت پھر حق و صداقت کے دشمن حسد میں مبتلا ہو کر ہر قسم کی مخالفانہ کوششیں شروع کر دیتے ہیں جن کی تان ارتداد کی سزا دینے کی کوششوں پر ٹوٹتی ہے۔ جہاں تک فتنہ ارتداد کا تعلق ہے (کلام الہی) نے جہاں بھی اس کا ذکر کیا ہے وہاں حسد کا ذکر نہیں کیا لیکن (۔) بتا دیا گیا کہ اس کے پیچھے حسد کار فرما ہوتا ہے یعنی حسد مخفی طور پر کام کرتا ہے۔ اسی طرح (کلام الہی) میں جہاں جہاں بھی غیظ و غضب، بغض و عناد اور ظلم و تعدی کا ذکر ملتا ہے۔ وہاں بظاہر حسد کا ذکر تو نہیں لیکن یہ حسد ہی ہے جو ان برائیوں کا محرک ہوتا ہے۔ (از خطبہ 2 مئی 1986ء)

بقیہ صفحہ 4

کے علاوہ جامع ازہر قاہرہ میں بھی تعلیم حاصل کی اور علوم متداولہ میں مہارت حاصل کی تھی۔ ہندوستان آکر کلکتہ سے "الہلال" جاری کیا۔ جو پہلی جنگ عظیم کے دوران میں بند ہو گیا "الہلال" کے بعد "البلاغ" جاری کیا اور ساتھ ہی قرآن کا درس دینے کے لئے "دارالارشاد" قائم کر دیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد حکومت بنگال نے آپ کو رانچی میں نظر بند کر دیا۔

پہلی جنگ عظیم کے خاتمہ کے بعد جیل سے رہا ہوئے تو تحریک ترک موالات میں سرگرم حصہ لینے لگے اور آزادی کے جرم میں کئی دفعہ قید و بند کی سختیاں جھیلیں۔ آپ کئی بار کانگرس کے صدر مقرر ہوئے۔ آخر جب برصغیر میں آزادی کا آفتاب طلوع ہوا اور ملک دو حصوں یعنی ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم ہوا تو آپ ہندوستان کے وزیر تعلیم مقرر ہوئے۔

مولانا جید عالم، صاحب طرز انشاء پرداز اور قادر الکلام مقرر تھے۔ ان کی تحریر و تقریر دونوں میں انتہا درجے کی روانی اور موزونیت ہوتی تھی۔ بارہ سال کی عمر میں اعلیٰ شعر کہنے لگ گئے تھے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں روزنامہ "وکیل" امرت سر کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ آپ کا تبحر علم، وسعت مطالعہ، اور قوت حافظہ غیر معمولی تھی۔

"ترجمان القرآن" "تذکرہ" اور "غبار خاطر" آپ کی مشہور تصانیف ہیں 22۔ فروری 1958ء کو انتقال کیا۔

میجر یوری گیگارین

(Major Yuri Gagarin)

روسی فضائیہ کا ہوا باز میجر یوری گیگارین پہلا انسان تھا جس نے خلا میں پرواز کی اور 89 منٹ میں زمین کے گرد ایک چکر لگا کر زمین پر واپس اتر گیا۔ میجر گیگارین 12۔ اپریل 1961ء کو 9 بج کر 7 منٹ (ماسکو ٹائم) پر خلائی جہاز روسٹوک میں خلائی سفر پر روانہ ہوا اور 10 بج کر 55 منٹ پر زمین پر واپس آگیا روسٹوک کو خلا میں پہنچانے والے راکٹ کی انتہائی رفتار 18000 میل فی گھنٹہ تھی۔ گیگارین نے راکٹ کی مدد سے زمین سے 188 میل بلندی تک پرواز کی۔ اور اس کے بعد وہ زمین کے گرد چکر لگانے کے لئے مدار میں داخل ہو گیا۔ اس پہلے خلائی سفر میں میجر گیگارین نے 26 ہزار میل کا فاصلہ طے کیا۔ پرواز کے دوران میں ریڈیائی آلات کی مدد سے اس نے زمین سے رابطہ قائم رکھا۔

گیگارین 1934ء میں ماسکو سے سو میل کے فاصلے پر ایک چھوٹے سے قصبے میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اسے صنعتی تربیت کے کالج میں داخل کر دیا گیا۔ بعد میں اس نے وارٹوف ایرو کلب میں ہوابازی کی تربیت حاصل کی۔ اور 1957ء میں روسی فضائی فوج کی اورنبرگ اکیڈمی سے امتیاز کے ساتھ کامیابی کی سند حاصل کی اسی سال گیگارین نے ایک میڈیکل گریجویٹ لڑکی والیتینا ایرانوف سے شادی کی۔ پہلی خلائی پرواز کے وقت گیگارین دو بچیوں ایلنیا (2 سال) اور گیلینا (ایک ماہ) کا باپ تھا۔

پہلے کامیاب خلائی سفر میں میجر گیگارین کی کامیابی پر اسے بہت سے اعزاز دیئے گئے۔ اس کی تصویر کے ساتھ ڈاک کے یادگاری ٹکٹ جاری کئے گئے۔ سائبیریا میں ایک گلیشیئر کا نام گیگارین رکھا گیا اور گیگارین روسی کمیونسٹ پارٹی کا فل ممبر بنا لیا گیا۔

بقیہ صفحہ 5

لے کر جس انداز سے میرے مطالعے میں داخل ہوئے اس سے زیادہ بہتر انداز اور آسان پیرائے میں اس کی شرح کسی بڑی سے بڑی لغات میں بھی کیا ہو گی اور کیا ہو سکتی ہے۔

قارئین کرام جب میں نے اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت کے احاطے میں بزرگ ملازم سے پوچھا تھا کہ مہمان لوگ کہاں گئے تو اس نے جواب میں کہا تھا کہ سنا ہے ایک بوڑھے اخبار نویس کی برسی ہے اس جملے سے مجھے مولانا کے بارے میں ملازم بزرگ کا رویہ معلوم ہوا اور پھر یہ حقیقت کھلی کہ جب رویہ لمبی عمر پا جائے' بوڑھا ہو جائے تو روایت بن جایا کرتا ہے۔ پھر میں نے اس رویے کو کرم آباد میں اسی روز ظفر علی خاں مرحوم کی یاد میں ترتیب پانے والے جلسے میں روایت بنتے دیکھا۔ لاہور' پشاور' گوجرانوالہ' سیالکوٹ تک سے آنے والے مہمانوں کے علاوہ کرم آباد اور اس کے نواحی علاقوں سے مولانا کے اپنوں کی تعداد دیکھ کر روایت کا مقامی چہرہ اپنے مایوس خدوخال سے سامنے آیا۔

اس کربناک سفر کے بعد منزل پر پہنچ کر غم و اندوہ اور مولانا ظفر علی خاں مرحوم جیسی عالمگیر شہرت کی حامل شخصیت کے بارے میں ان کے ساتھ عقیدتوں اور محبتوں کا فقدان تھا۔ ندامتیں' پشیمانیاں اور محسن فراموشیاں اتنی تھیں کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ مولانا مرحوم کی رہائش گاہ کے دامن میں جسے عام الفاظ میں لان یا سبزہ زار کہا جاتا ہے دس بارہ دیہی چہرے بے ترتیب بیٹھے تھے۔ صدارتی کرسی اکیلی تھی۔ ڈاکٹر نسیم سوہدروی اور چند حضرات قبر سے لے کر جلسہ گاہ تک اکادکا گھومتے پھرتے نظر آرہے تھے۔ اے سی صاحب اپنے طور پر لوگوں سے کہہ رہے تھے ذرا ترتیب کے ساتھ بیٹھ جائیں تاکہ مہمان اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ بہرحال مولانا کوثر نیازی تو کسی وجہ سے نہ آسکے۔ ضیاء الاسلام انصاری کی تقریر تیس چالیس حضرات نے برداشت کی۔ میں نے جو سبق مولانا کی بستی کے لوگوں سے سیکھا پڑھا وہ انہیں سنا دیا کہ مجھے مولانا کے صدقے میں رویے اور روایت کے معنی معلوم ہوئے ہیں۔ مجھ پر خدا نے یہ کرم کرم آباد میں مولانا ظفر علی خاں کے صدقے میں کیا ہے کہ جب قومیں لیڈروں کو یا اپنے محسنوں کو بھولنے پر آجائیں تو اس طرح حق ادا کیا کرتی ہیں کہ مولانا ظفر علی خاں مرحوم مغفور جیسے نابغہ روزگار حضرات بھی اپنے گھر کی روایتوں کا حصہ نہیں رہتے اور یہ کام دوسرے لوگ انجام دیتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم مسعود احمد سوہاوی صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ کے بھائی مکرم مولوی محمود احمد صاحب 97-8-10 کو وفات پاگئے۔ قبل ازیں ان کے دوسرے چھوٹے بھائی مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ مورخہ 97-7-7 کو وفات پا گئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہردو کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

تلاش گمشدہ

○ ایک عدد فائل گم ہو گئی ہے اس میں ضروری کاغذات تھے۔ فائل کا رنگ کریم آف وائٹ ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع فرماکر ممنون فرمائیں۔

پتہ۔ طاہرہ بیگم معرفت منصور احمد شاہد صاحب 67۔ شکور پارک ربوہ

اعلان

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹس آف پاکستان نے نان گریجویٹس اور گریجویٹس کے لئے PPT ٹیسٹ کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ٹیسٹ 21- ستمبر 1997ء کو مختلف شہروں میں ہوگا۔ درخواست فارم ICAP کے مختلف دفاتر یا ذیلی کالجز سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ہر لحاظ سے مکمل درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 28۔ اگست 1997ء ہے۔

○ نیشنل سینٹر آف ایکسیلنس ANALYTICAL کیمسٹری سندھ یونیورسٹی جامشورو نے ایم فل اور Ph.D. میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں M.Sc. کیمسٹری ہونا لازمی ہے۔ داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست کے ساتھ Biodata سرٹیفکیٹ کی تصدیق شدہ کاپیاں۔ دو پاسپورٹ سائز تصاویر 25- اگست 1997ء تک ڈائریکٹر ادارہ کو پہنچ جانی چاہئیں۔

○ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ایم اے / ایم ایس سی کے مختلف پروگراموں میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

ایم اے۔ عربی' فنون لطیف (MFA) فرانسیسی' کشمیریات' فارسی' پنجابی' سماجی امور' اردو' MPA 'MBA' اکنامکس' انگریزی' تاریخ' علوم اسلامیہ' ابلاغیات' فلسفہ' سیاسیات' عمرانیات' خصوصی تعلیم۔

ایم ایس سی۔ اپلائیڈ نفسیات' باٹنی' کیمسٹری'

کمپیوٹر سائنس' خلائی سائنس' جغرافیہ' ریاضی' فزکس' شماریات' حیوانیات

ڈپلومہ۔ لائبریری سائنس

داخلہ فارم پنجاب یونیورسٹی سے یا حبیب بینک آف پاکستان کی مختلف شاخوں سے دستیاب ہیں۔ ہر لحاظ سے مکمل داخلہ فارم 25- اگست 1997ء تک پہنچ جانی چاہئے۔

(نظارت تعلیم)

امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں

ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بجھوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ 1

بادشاہ کے رات اور دن جب وہ اپنی حالت پر مطمئن نہیں ہوتا۔ انگاروں پر کٹتے ہیں۔ لیکن ایک فقیر جس کے بدن پر کپڑا نہیں ہے وہ جب اپنی حالت پر مطمئن ہوتا ہے تو وہ بادشاہ ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جنت اور دوزخ انسان کے اپنے ہاتھ میں ہے اور اپنے ہاتھ سے انسان ان دونوں کے دروازے کھولتا ہے۔ خود دوزخ کا دروازہ اپنے اوپر کھولتا اور پھر چیخ و پکار کرتا ہے۔ تم خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور حکمتوں پر غور کرو اور غور کرو کہ تمہیں تمام جہان کی مخلوق سے اعلیٰ بنایا ہے تو پھر تم کبھی نہیں کڑھ سکتے اور تمہاری زندگی خوشی کی زندگی ہو سکتی ہے۔ یہ دوزخ تمہاری اپنی پیدا کردہ دوزخ ہے اور جنت بھی تمہاری اپنی پیدا کردہ ہے۔

(از خطبہ 12- مئی 1916ء)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جلسہ سالانہ جرمنی 1997ء کا تمام پروگرام

لائیو ٹیلی کاسٹ ہوگا

احباب جماعت کو خوشی سے یہ اطلاع دی جا رہی ہے کہ امسال پہلی بار جلسہ سالانہ جرمنی کا تمام پروگرام اور تقاریر احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہوں گی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ جمعہ افتتاحی خطاب کے طور پر ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ تمام دیگر تقاریر اور پروگرام بھی لائیو ٹیلی کاسٹ ہونگے۔ ذیل میں جلسہ جرمنی کا تمام پروگرام پاکستان وقت کے مطابق درج کیا جا رہا ہے۔

پروگرام جلسہ سالانہ جرمنی

1997ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

15-اگست بروز جمعہ

4-50 پرچم کشائی

5-00 خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

پہلا اجلاس

8-00 تا 8-15 تلاوت

8-15 تا 8-25 نظم

8-25 تا 8-55 تقریر (جرمن) "عیسائیت کی رواداری اور بھائی چارے کی تعلیم کے بارے میں دینی نقطہ نظر" مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی

8-55 تا 9-25 تقریر (اردو) "تربیت اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں" مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مربی انچارج جماعت احمدیہ جرمنی

9-25 تا 9-30 نظم

9-30 تا 10-00 تقریر مہمان خصوصی (اردو) "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از روئے کلام الٰہی" مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر ربوہ پاکستان

دوسرا اجلاس

11-00 (رات)

مجلس عرفان از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

16-اگست بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

12-30 تا 12-40 تلاوت و ترجمہ

12-40 تا 12-50 نظم

12-50 تا 1-15 تقریر (اردو) "حضرت صاحبزادہ عبداللطیف" مکرم محمد الیاس منیر صاحب ریجنل مشنری و انچارج شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی

1-15 تا 1-40 تقریر (اردو) "ڈاکٹر عبدالسلام۔ ایک عظیم (-) سائنسدان" مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ملک

1-40 تا 2-10 تقریر (اردو) "تعلق باللہ اور اس کے ذرائع" مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب ریجنل مشنری جماعت احمدیہ جرمنی

2-10 تا 2-15 وقفہ اعلانات

2-15 خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

(یہ خطاب زنانہ جلسہ گاہ سے ریلے کیا جائے گا)

17-اگست بروز اتوار

پہلا اجلاس

12-30 تا 12-40 تلاوت و ترجمہ

12-40 تا 12-50 نظم

12-50 تا 1-15 تقریر (اردو) "غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے" مکرم منیر احمد صاحب منور ریجنل مربی جماعت احمدیہ جرمنی

1-15 تا 1-45 تقریر (اردو) "سیرت حضرت بانی سلسلہ" مکرم حیدر علی صاحب ظفر ریجنل مربی جماعت احمدیہ جرمنی

1-45 تا 1-55 نظم

1-55 تا 2-20 تقریر (اردو) "امت مسلمہ کو درپیش مسائل اور ان کا حل" مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی صدر دارالقضاء جرمنی

2-20 تا 3-00 تقریر (جرمن) "پنجگانہ عبادات کی اہمیت" مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی

اختتامی اجلاس

7 تا 7-15 تلاوت و ترجمہ

7-15 تا 7-30 نظم

7-30 اختتامی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

نمایاں کامیابی

○ عزیز راشد چیمہ ولد غیاث الدین چیمہ نے میٹرک کے امتحان میں 766/850 نمبر لے کر سائنس گروپ میں ضلع شیخوپورہ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ راشد چیمہ محمد اسلم چیمہ صاحب کا پوتا اور غلام میراں چیمہ آف لاہور کا پڑپوتا ہے اور مرزا شریف بیگ آف چنیوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مزید کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین۔

اعلان برائے امتحان وظائف

○ وظیفہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اور وظیفہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا امتحان 10- اکتوبر بروز جمعہ صبح 9 بجے تا 12 بجے دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان میں ہوگا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13 اگست-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی میں پاکستان مسلم لیگ کی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا کہ دہشت گردی روکنے کے لئے خصوصی عدالتیں ضروری ہیں۔ فرقہ واریت کی نرسریاں ختم ہونی چاہیں۔ دو چار دہشت گردوں کو پھانسی پر لٹکایا جائے تو یہ عمل رک جائے گا۔ اس وقت انتظامیہ اور پولیس خوفزدہ ہے۔ پولیس والے نقاب پہن کر دہشت گردوں سے تفتیش کرتے ہیں۔ دہشت گرد دندناتے پھرتے ہیں۔ تفتیشی افسر جان کے خطرے سے نام نہیں بتا سکتے۔ پولیس اور انتظامیہ کی تطہیر اور تنظیم نو ہوگی۔ عدلیہ سے ہماری کوئی لڑائی نہیں۔ بھاری مینڈیٹ اس ادارہ کو مضبوط بنانے کے لئے استعمال کریں گے۔

○ وفاقی کابینہ نے ملک میں دہشت گردی اور سنگین جرائم کے خاتمے کے لئے خصوصی عدالتوں کے قیام کے مسودہ قانون کی منظوری دے دی ہے۔ جبکہ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں کے قیام کا یہ بل قومی اسمبلی اور سینٹ میں پیش نہ ہو سکا۔ پاکستان مسلم لیگ اور حلیف جماعتوں کے پارلیمانی گروپ کے اجلاس میں دہشت گردی میں ملوث افراد کو سخت سزائیں دینے کے قانون پر اتفاق نہ ہو سکا۔ وزیر اعظم نے اتفاق رائے کے لئے کمیٹی قائم کر دی۔

○ حکومت پنجاب نے فرقہ وارانہ دہشت گردی پر قابو پانے کے لئے ایک موثر و جامع منصوبہ تیار کیا ہے۔ جو قانون نافذ کرنے والے صوبائی ادارہ کے انتہائی تجربہ کار افسروں کی رپورٹ کی روشنی میں تیار کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں دہشت گردی کی اہم وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق (1) افغانستان کی جنگ دہشت گردوں کے لئے عملی تربیت گاہ ثابت ہوئی۔ (2) دینی مدارس (جہاں انتہا پسندوں کو ذہنی طور پر دہشت گردی کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ (3) ایرانی انقلاب فرقہ وارانہ فسادات میں اضافہ کا باعث ہوا۔ (4) بیرونی ممالک سے ملنے والی مدد سے فرقہ وارانہ دہشت گردی بڑھی (5) 1985ء میں ایک فرقہ وارانہ تنظیم کے قیام کے بعد فرقہ وارانہ دہشت گردی کی وارداتوں میں اضافہ ہوا۔ (6) 1994ء میں ایک دوسری مذہبی فرقہ وارانہ تنظیم کا قیام بھی ایسی وارداتوں میں اضافہ کا باعث ہوا۔ (7) مذہبی تعلیم سے لاعلمی وغیرہ کل 11 وجوہات شامل ہیں۔

○ سیالکوٹ میں دہشت گردوں نے ایک ریٹائرڈ صوبیدار میجر سمیت دو افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔

○ کراچی میں نیوی کے ملازم سمیت دو افراد قتل کر دیئے گئے ہیں۔ وارداتیں موٹر سائیکل سواروں نے فیڈرل بی ایریا اور ناظم آباد میں کیں۔

○ چار ڈاکوؤں نے سرگودھا' فیصل آباد روڈ بلاک کر کے متعدد ٹرکوں کو لوٹ لیا۔ اسی طرح ضلع نارووال میں ڈاکوؤں نے ایک بارات لوٹ لی۔ اور ہیڈ کانسٹیبل کو ہلاک کر دیا۔

○ انسانی حقوق کی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے پاکستان کی وفاقی اور صوبہ پنجاب و صوبہ سندھ کی حکومتوں پر زور دیا ہے کہ صوبہ پنجاب اور سندھ میں حکومت غیر ضروری گرفتاریوں سے باز رہے۔ سینکڑوں افراد کی غیر قانونی گرفتاریاں انسانی حقوق کی حق تلفی ہے۔

○ وفاقی وزیر برائے سماجی بہبود و رکن قومی اسمبلی سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ غیر مستند اداروں کے تعلیم یافتہ ٹکے ٹکے کے مولوی ایک مسلمان فرقہ (اہل تشیع) کو کافر قرار دے کر ملک سے نکالنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ 20 فیصد آبادی کی اربوں روپے کی جائیداد پر قابض ہونے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی نے میرے خلاف ریفرنس اس لئے دائر کیا کہ کھرل اور فیصل صالح حیات کروڑوں کے قرضے دبالیں۔ حکومت کہتی ہے جھنگ نہ جاؤں' میری جان کو خطرہ ہے۔ کیا مجھے جھنگ رہنے کا حق نہیں۔ مولوی غریب بچوں کے ذہنوں میں نفرت اور زہر گھولتے ہیں۔ میں تبرا بازی کے خلاف ہوں۔

○ سپاہ صحابہ کے چیف آرگنائزر مولانا عبدالغفور جھنگوی' ڈپٹی آرگنائزر اور دیگر رہنماؤں نے وفاقی وزیر سماجی بہبود و رکن قومی اسمبلی سیدہ عابدہ حسین کے بیان کو ہتک آمیز قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ کسی وزیر کو ایسا بیان زیب نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ کو اہل تشیع کے قتل تو یاد ہیں مگر مساجد میں بم دھماکے نظر نہیں آتے۔

○ احتساب سیل کے سربراہ سیف الرحمان نے کہا ہے کہ زرداری کے خلاف 16 مقدمات میں محترمہ بینظیر بھٹو برابر کی مجرم ہیں۔ انہیں گرفتار کرنا حکومت کا کام ہے۔ مقدمات احتساب کمشنر کو بھیجے جا رہے ہیں۔ سماعت ٹیلی ویژن پر براہ راست دکھائی جائے گی۔ نگران حکومت نے کمزور ریفرنس بھیجے تھے۔ بیوکریٹس نے ثبوت ضائع کر دیئے۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو 19۔ اگست کو ملتان سے زرعی ٹیکس کے خلاف تحریک شروع کریں گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت نے قوم کو تقسیم کر دیا ہے دہشت گردوں کو سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔ دہشت گرد انسانیت کے دشمن ہیں۔ عام آدمی عدم تحفظ کا شکار ہو چکا ہے۔ ا... ں قوم کو تنہا نہیں چھوڑ سکتی۔ شیر دہشت گردوں کے سامنے گیدڑ بن چکا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ حکومت عدلیہ کا بے پناہ احترام کرتی ہے۔ ہم عدلیہ کے ساتھ کسی قسم کی محاذ آرائی نہیں چاہتے۔ وزیر اعلیٰ نے اخبارات کے ایڈیٹروں سے تبادلہ خیال کرتے ہوئے کہا کہ عدلیہ میں زیادہ تر لوگ خوف سے بالاتر ہیں۔ مگر حال ہی میں ایک جج نے خصوصی عدالت میں بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ صادق گنجی کیس کے ملزم کو ہائیکورٹ سے سزا ملے پانچ سال گزر چکے ہیں۔ ملزموں کی اپیل پر سپریم کورٹ نے ابھی تک فیصلہ نہیں کیا چیف جسٹس سے کہہ دیا ہے کہ عدلیہ ہماری مدد کرے'

○ سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ کے رہنماؤں نے سپریم کورٹ میں اپنا اپنا موقف پیش کر دیا ہے۔ فرقہ واریت کے حالیہ واقعات کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ دونوں جماعتوں کے رہنما اور کارکن ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ انہیں الگ الگ بٹھایا گیا۔ سخت ترین حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے۔ سپاہ صحابہ کے لیڈروں نے چار گھنٹے تک چیف جسٹس کے چیمبر میں اپنا موقف بیان کیا۔ مخالف تنظیم کے علماء اور رہنماؤں کی تقاریر کی کیسٹس سنوائیں۔ اور لٹریچر پیش کیا۔ اور کہا کہ دوسری تنظیم کے لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے۔ امن کے لئے ہر کوشش میں شریک ہوں گے۔ تحریک جعفریہ کے رہنماؤں نے بھی امن و امان کی بحالی کے لئے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی اور بتایا کہ فرقہ وارانہ فسادات 1986ء میں جھنگ سے شروع ہوئے کسی سے اختلاف نہیں۔ صرف شیعہ کے خلاف نعرے پر پابندی لگائی جائے۔ انہوں نے شیعوں کے خلاف لٹریچر بھی پیش کیا۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کے چیمبر میں مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں نے اپنے بیانات ریکارڈ کراتے ہوئے کہا کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے والے کو سزا دی جائے۔ چیف جسٹس نے پنجاب میں دہشت گردی اور فرقہ وارانہ واقعات کی از خود کارروائی کی سماعت 18۔ اگست تک ملتوی کر دی ہے۔ اب یہ سماعت لاہور کی بجائے اسلام آباد میں ہوگی۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے کہا ہے کہ رینجرز کو پولیس کی مدد کے لئے بلایا گیا ہے۔ پولیس ناکافی نہیں البتہ اس میں خامیاں ضرور ہیں جنہیں دور کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ رینجرز کسی دوسرے ملک کی فورس نہیں ہے۔ دہشت گردی پر قابو پانے کے لئے کچھ وقت لگے گا۔ عوام حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔

○ حکومت پنجاب کو بھجوائی جانے والی ایک خصوصی سروے رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب میں اڑھائی سال میں قتل اور ڈکیتی کی 760 وارداتیں ہوئیں۔ آج تک کسی ایسی واردات کا سراغ نہیں مل سکا۔ غفلت برتنے پر کوئی پولیس افسر یا اہلکار معطل نہیں ہوا۔ پولیس والے ایسی وارداتوں کو "جنگل کا شکار" سمجھ کر مشکوک افراد کو "کنگال" کر دیتے ہیں۔ پیشہ وارانہ اہلیت کا بھی فقدان ہے۔

SELECT WITH CARE ....
.... DEAL WITH DARE
بابرکت شہر ربوہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا ادارہ
ملک پراپرٹی ایڈوائزر رجسٹرڈ
ملک زیاد عمر اسد MSC
6۔ بلال مارکیٹ اقصےٰ روڈ ربوہ
فون آفس: 211367 رہائش: 367

اہالیانِ ربوہ کیلئے ایک اور خدمت
اب ہر قسم کی مفردات (جڑی بوٹیاں) خالص اور معیاری بازار سے بارعایت دستیاب ہیں۔
اسی طرح مربہ سیب، مربہ ہرڑ، مربہ گاجر، مربہ بہہ
مربہ آملہ معیاری صاف ستھرے اور بارعایت خریدیں
مینجر: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 2.339

جانوروں کی دیگر امراض مثلاً
سرکن اور اپھارہ کے علاوہ
منہ کھر، گل گھوٹو، زہرباد، تھنوں کی سوزش، ناڑ، گلٹی، اخراج رحم (اوانس نکلنا)، بانجھ پن، دودھ کی کمی، بندش اور داہ وغیرہ کیلئے مفید و موثر "کیوریٹو" ادویات اپنے شہر کے سٹور سے طلب فرمائیں۔ معلومات کیلئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ 5/- روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر طلب فرمائیں۔
ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز کیلئے معقول کمیشن
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: آفس: ... سیلز آفس: 211263 فیکس: 212299